ہندوستانی پارلیمنٹ پر دہشت گردانہ حملے کے ایک مجرم افضل گرو کو پھانسی دیے جانے پر

ارون جیٹلی

۱۳؍دسمبر ۲۰۰۱ء کو ہندوستانی پارلیمنٹ پر دہشت گردوں نے حملہ کیا۔ پارلیمنٹ کی حفاظت کے لیے وہاں تعینات کئی حفاظتی اور پولیس ورکروں نے اپنی جان نچھاور کر دی۔ پارلیمنٹ کے اندر جو بھی لوگ تھے انھوں نے ایک آواز میں حملے پر افسوس ظاہر کیا۔ ہم سبھی نے عہد کیا کہ کسی کو یہ سوچنے کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ بھارت ''سافٹ اسٹیٹ'' ہے اور اس بات کو دوہرایا کہ حملے کے لیے مجرموں کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا۔ ہمارے بہادر حفاظتی جوانوں نے حملے کے مقام پر ہی حملہ آوروں کو پکڑ لیا۔ دیگر سازش کرنے والوں سے پوچھ گچھ کی گئی، ان پر مقدمہ چلایا گیا اور ان میں کچھ کو قصوروار قرار دیا گیا۔ لیکن حفاظتی جوانوں کے ذریعہ وقت پر کاروائی کرنے کی وجہ سے کوئی بھی دہشت گرد پارلیمنٹ کی عمارت کے اندر داخل نہیں ہو پایا۔ حملہ آوروں کی بھارت کی سیاست کے بڑے طبقہ کو نشانہ بنانے کا منصوبہ تھا جو ناکام ہو گیا۔

ہم نے کئی حملے دیکھے ہیں۔ ان میں زیادہ تر منصوبہ سرحد پار بنائے گئے ہیں جسے بھارت میں انجام دیا گیا۔ کچھ ٹھکانے بڑی خاموشی سے منتخب کیے گئے۔ ان میں ہندوستانی پارلیمنٹ، جموں و کشمیر اسمبلی، اکشر دھام مندر اور ممبئی شہر شامل ہے۔ یہ سبھی مقام ہندوستان کے پارلیمانی جمہوریت، وقار، ثقافتی وراثت اور اقتصادیات کی علامت ہیں۔ ہندوستانی پارلیمنٹ پر حملہ بھارت پر حملہ ہے۔ بھارت نے حملے کی ایک آواز میں مذمت کی۔

بھارت میں نظام قانون کے ذریعہ چلتی ہے۔ ہماری پولیس ایجنسیوں کے ذریعہ کی گئی جانچ کو عدالتیں کڑائی اور باریکی سے دیکھتی ہے۔ طویل وقت سے چلے مقدمہ، ہائی کورٹ میں اپیل اور آخر میں سپریم کورٹ میں اپیل کے بعد ہماری عدالتی نظام نے ثبوتوں کی احتیاط اور باریکی سے جانچ کی۔ افضل گرو کے معاملے میں سبھی عدالتی کاروائیوں نے اس کے جرم کی تصدیق کی اور موت کی سزا کو باقی رکھا۔ اس کی مرسی پٹیشن کو صدر جمہوریہ ہند نے نامنظور کر دیا۔ سرکار یہ بتانے میں ناکام تھی کہ اسے سزا دینے کے معاملے میں تاخیر کیوں کی جا رہی ہے۔ لیکن آخر کار قانون نے اپنا وقت لیا۔ عوامی جذبات نے حکومت کو کاروائی کرنے اور قانون نافذ کرنے کے لیے مجبور کیا۔ ۱۳؍دسمبر ۲۰۰۱ء کی طرح بھارت کو آج بھی ایک آواز میں اپنی بات رکھنی چاہئے اور دنیا کو واضح پیغام دینا چاہئے کہ بھارت ''سافٹ اسٹیٹ'' نہیں ہے۔ بھارت کا وقار اور اس کے مقامات پر جو بھی حملہ کرے اس کی جوابدہی طے کی جائے گی، خواہ تاخیر سے ہی سہی، انصاف تو ہوا۔